سلسلة المنشورات 35

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدائے عام در اعتقاد اہل اسلام

سولہ علماء حرم مکہ مکرمہ

سلفی، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی
کے متفقہ عقائد

مترجم
بدر الزمان نیپالی

نظر ثانی وتقدیم
محمد افضل خلیل احمد الاثری



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلة المنشورات 35

صدائے عام در
اعتقاد اہلِ اسلام

سولہ علماءِ حرم مکہ مکرّمہ

سلفی، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی
کے متفقہ عقائد

مترجم

بدر الزمان نیپالی

نظرِ ثانی وتقدیم

محمد افضل خلیل احمد الاثری



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ مطبوعات مکتبۃ السنۃ نمبر 35

نام کتاب : صدائے عام در اعتقاد اہل اسلام

تألیف : علماء بلد الحرام - مکہ مکرمہ

ترجمہ : بدر الزمان محمد شفیع نیپالی

مقدمہ و نظر ثانی : محمد افضل خلیل احمد الاثری

موضوع : عقیدۂ توحید / رد شرک / اتباع سنت / رد بدعت

صفحات : 40 سائز : 20x30=16

کمپوزنگ : السنۃ کمپوزنگ سینٹر - فون: 4315324

اشاعت : پہلی بار

تعداد : 1100

تاریخ اشاعت : ذوالحجہ 1423ھ

طابع : محمد عثمان

مطبع : فیرفین پریس اردو بازار کراچی

قیمت : =/24

ناشر : مکتبۃ السنۃ' الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی

18 - سفید مسجد بالمقابل پولیس تھانہ سولجر بازار نمبر 1 - کراچی 74400

فون: 7226509 - 5381717 - فیکس: 92-21-241958/4315324

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ از ناشر

نحمده و نصلى على رسوله الكريم أما بعد:

یہ کتاب صدائے عام در اعتقاد اہل اسلام سعودی عرب کے جید اور اکابر علماء اہل اسلام کی طرف سے عقائد پر ایسی کتاب ہے کہ جس پر اہل سنت کے تمام مکاتبِ فکر کے علماء کے دستخط ہیں۔

''عقیدہ'' اس کی جمع ''عقائد'' ہے عربی زبان میں یہ لفظ ''عقد'' سے نکلا ہے اس کا معنیٰ گرہ لگانا' کسی چیز کو قوت اور مضبوطی کے ساتھ باندھنا۔ عقیدہ یقین' اعتقاد' دلی بھروسہ اور اعتبار جو کسی امر یا شخص کو درست یا حق سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہونے کے معنیٰ میں استعمال ہے۔

اسلامی عقیدہ کی بنیاد قرآنِ مجید اور احادیث صحیحہ کی نصوص پر ہے جن میں کسی قسم کی تاویل اور شک کی گنجائش نہیں نیز نہ ہی عقیدہ میں انسانی ناقص عقل کا کوئی عمل دخل ہے۔

عقائد میں سب سے زیادہ خطرناک چیز شرک اور بدعت ہے۔

جیسا کہ فرامین الٰہیہ ہیں:۔

1۔﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴾ (سورۃ النساء:48)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ اس

کے علاوہ گناہوں کو جس کیلئے چاہے گا معاف کر دے گا اور جو اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا''۔

2-﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴾ (سورۃ المائدہ:72)

ترجمہ: جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

3-اللہ عزوجل نے سورۃ الأنعام (پارہ نمبر 7 آیت نمبر 83 تا 87) میں اپنے جلیل القدر انبیاء و رسل: حضرت ابراہیمؑ حضرت اسحٰقؑ حضرت یعقوبؑ حضرت نوحؑ حضرت داوٗدؑ حضرت سلیمانؑ حضرت ایوبؑ حضرت یوسفؑ حضرت موسیٰؑ حضرت ہارونؑ حضرت زکریاؑ حضرت یحییٰؑ حضرت عیسیٰؑ حضرت الیاسؑ حضرت اسمٰعیلؑ حضرت یسعؑ حضرت یونسؑ حضرت لوط علیہم السلام کا ذکر کرنے کے بعد آیت نمبر 88 میں فرمایا ہے: ﴿ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ ''اور اگر (بفرض محال) انہوں نے بھی شرک کیا ہوتا تو ان کے بھی سب اعمال برباد ہو جاتے''۔

4-سورۃ الزمر آیت نمبر 65 میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے امام الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ﴿ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ ''اور البتہ تحقیق آپ کی طرف اور ان لوگوں کی طرف جو آپ سے پہلے

تھے وحی کی گئی ہے کہ اگر (بفرض محال) آپ نے شرک کیا تو آپ کے عمل ضائع ہو جائیں گے اور آپ خسارہ پانیوالوں میں سے ہو جائیں گے“

بدعت بدعت کی تعریف یہ ہے ”کوئی نیا کام یا عمل دین میں اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنے کے لئے ایجاد کیا جائے‘ جس پر قرآن مجید‘ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دلیل نہ ہو اور نہ ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسے کیا ہو“

بدعت کا حکم 1- ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا” مَنْ اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ “ (بخاری-مسلم-ابوداؤد-ابن ماجہ) جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس دین میں سے نہیں ہے وہ مردود ہے-

2 صحیح مسلم میں ہے-” مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ“ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے کرنے کا ہم نے حکم نہیں دیا وہ مردود ہے- (مسلم- -الأقضية‘ باب نقض الأحكام الباطلة و محدثات الأمور)

3-عِرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں ہے-”وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ “ اور دین میں نئی باتوں کو ایجاد کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ دین میں ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی

ہے- (جامع ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' مسند احمد 126/4' 127' مستدرک حاکم 96/1)

4- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے-

" كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَيَقُولُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّا الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ "

(مسلم- الجمعه- باب تخفيف الصلاة و الخطبة)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو منبر پر خطبہ دیا کرتے اور فرماتے حمد وصلاۃ کے بعد سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے- اور بدترین امور دین میں نئی ایجاد کردہ چیزیں ہیں اور دین میں ہر نئی ایجاد بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے-

مذکورہ حدیث سنن نسائی میں بھی ہے اور اس کے آخر میں ہے-

وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ- ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی-

(سنن نسائی کتاب صلاۃ العیدین- باب کیف الخطبة- ط سلفیہ ح 1579)

صدائے عام در اعتقاد اہل اسلام از علماء بلد حرام

عقیدہ کے متعلق سعودی دورِ حکومت کی ابتداء میں مکہ مکرمہ کے علماء کی طرف سے ایک متفقہ اعلامیہ عربی زبان میں جاری ہوا تھا جس پر حنفی' مالکی'

شافعی، حنبلی علماء نے دستخط کیئے تھے- اس متفقہ عقائد کو سعودی حکومت نے وسیع پیمانے پر لوگوں میں تقسیم کیا تھا تاکہ لوگ اس کی روشنی میں اپنے عقائد درست کرسکیں نیز یہ بھی معلوم رہے کہ سعودی حکومت کے عقائد تمام اہلسنت کے عقائد ہیں-

صدائے عام اسی اعلامیہ (متفقہ عقائد) کا اردو ترجمہ ہے جس کو اردو زبان میں منتقل کرنے کی سعادت بدر الزماں نیپالی کے حصہ میں آئی اور عبدالرحمٰن بستوی خوشنویس کی کتابت سے پہلی بار اس کو 1996ء میں 20x30=16 کے سائز میں 32 صفحات پر جامعۃ التوحید نیپال سے شائع کیا گیا-

بندہ کو اس کا یہی مطبوعہ نسخہ اپنی دینی بہن عفت مقبول کی لائبریری (جو کہ موصوفہ بیرون ملک منتقل ہونے کی وجہ سے المعہد الاسلامی کو دے گئی) سے میسر آیا-

راقم الحروف اس کو نہایت مفید پاتے ہوئے اس وقت درج ذیل تبدیلیوں کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے-

1- تمام کتاب کے حوالہ جات کا مراجعہ اور نظر ثانی کر دی ہے- 2- کمپیوٹر پر کتابت کروا دی ہے- 3- بعض ترمیمات اس طرح [ ] کے قوسین میں (بطورِ اضافہ یا تبدیلی) کر دی ہیں- 4- نیز علاماتِ ترقیم اور پیراگراف کا خیال رکھا ہے- 5- اس کتاب میں عقیدہ کی 17 باتیں شامل ہیں- میں

نے ہر نمبر کے بعد بطور سرخی ''عقیدہ'' کا اضافہ کر دیا ہے- کتاب میں ''نمبر 7 عقیدہ''، پر نمبر نہیں تھا یہ بھی لگا دیا ہے- 6 فہرست میں بعض عنوانات بڑھا دیئے ہیں-

کلمہء تشکر بموجب حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ''مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ ''[1]: (جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہ کر سکا)-

میں سب سے پہلے اپنے اللہ کا شکر گزار ہوں جس نے توحید کے اہم ترین اور بنیادی مسئلہ پر اس کتاب کو منظر عام پر لانے کی توفیق بخشی- پھر ان علماء بلد حرام مکہ مکرمہ اور مترجم بدر الزماں نیپالی اور شیخ سعود عبدالعزیز الدعجان اور ادارہ جامعۃ التوحید اور بہن عفت مقبول اور ادارہ المعہد الاسلامی کراچی شعبہ تحقیق و کمپیوٹر کی اراکین کا شکر گزار ہوں اور اللہ عزوجل سے دعا گو ہوں کہ وہ ہم سب کے لئے اس کو صدقہ جاریہ بنائے- اور روزِ حساب سب کی میزانِ حسنات میں اس نیکی کو اپنے فضل عظیم اور رحمتِ واسعہ کے بہ سبب شامل کرے آمین-

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَھْلِ طَاعَتِہٖ-

کتبہ: محمد افضل اثری مدیر مکتبۃ السنۃ - کراچی - 18 ذیقعدہ 1423ھ-

---

1- ترمذی- أبو داوٗد- مسند احمد: ج: 4 ص: 278، 375- کتاب الشکر لابن أبی الدنیا حدیث نمبر 64- آخر الذکر دونوں کتابوں میں '' لَمْ ''، کی بجائے '' لَا ''، ہے- نیز دیکھیں: المقاصد الحسنۃ للسخاوی: 1179- صحیح الجامع الصغیر: 6417-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَرضِ ناشِرْ طَبعْ اوّلْ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ وَ مَنۡ تَبِعَھُمۡ بِاِحۡسَانٍ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ — وَبَعۡدُ !

اسلام میں عقیدہ کی اہمیت کسی سے مخفی نہیں' یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ میں علماءِ اسلام نے عقیدہ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی ہے۔ سعودی دورِ حکومت کی ابتداء میں مکہ مکرمہ کے علماء کی طرف سے عقیدہ سے متعلق ایک متفقہ اعلامیہ جاری ہوا تھا' اس پر دستخط کرنے والے علماء میں سلفی، حنفی، مالکی' شافعی اور حنبلی علماء شامل تھے' اس لئے اعلامیہ کی اہمیت مزید بڑھ گئی' کیونکہ تمام مسلک مروجہ کے علماء کا یہ متفق علیہ عقیدہ ازراہِ نصیحت شائع اور مشتہر کیا گیا تاکہ اہلِ اسلام اس کی روشنی میں اپنے عقیدہ کی اصلاح کریں۔

برادر گرامی شیخ سعود عبدالعزیز الدعجان کو اللہ جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس کے آخری ایڈیشن کی ایک کاپی ادارہ کو فراہم کی تاکہ اس کو اردو میں منتقل کیا جائے اور اسے شائع کر کے عام مسلمانوں کے لئے استفادہ ممکن بنایا جائے۔

اللہ کا شکر ہے کہ ترجمہ اور طباعت کے مراحل سے گذر کر یہ کتابچہ اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ''جامعة التوحید'' اپنی بے بضاعتی کے باوجود شعبۂ ترجمہ و تالیف ونشر واشاعت کو متحرک رکھنا چاہتی ہے۔ امکانیات کی کمی کے باعث کئی کتابیں آخری شکل میں اور بعض کتابت شدہ رکھی ہیں۔ اللہ نے چاہا تو امکان ہوتے ہی انہیں منظرِ عام پر لایا جائے گا۔

وَاللّٰهُ مِنْ وَرَاءِ الْقَصْدِ.

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رسالہ کو مفید بنائے۔ (آمین)

ادارہ جامعة التوحید

نیپال

24 - 11 - 1996

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَبَعۡدُ!

ہمارے لئے یہ وقت آ گیا ہے کہ اس پرسکون ماحول میں اپنی آواز بلند کریں جس میں حق کی صدا سنی جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡھَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ﴾

تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جو خیر کی دعوت دے اور بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

(آلِ عمران: 104)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ﴾ (العصر :3)

اور حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

نیز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ، قَالُوْا: لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ"۔ (1)

دین خیر خواہی کا نام ہے۔صحابہ کرام نے پوچھا: کس کیلئے اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کیلئے اور اللہ کے رسول کیلئے، مسلمانوں کے ائمہ کیلئے اور عام مسلمانوں کیلئے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَكَتَمَهٗ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ۔ (2)

جس شخص نے کسی چیز کو جانا پھر اسے چھپا لیا، اسے قیامت کے روز آگ کا لگام پہنایا جائے گا۔

ہمیں یقین ہے کہ ہماری ذمہ داری بہت بڑی ہے اور اللہ کے سامنے ہمیں بڑی اہم جوابدہی کرنی ہے اور یہ بھی یقین ہے کہ یہ دنیوی زندگی اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر نہیں اور نہ ہی آخرت میں کچھ بھی کام آسکے گی۔

1۔ مسلم میں "وکتابہ"، یعنی "اور اللہ کی کتاب کے لئے"، کا اضافہ ہے جب کہ ابن ابی عاصم نے السنة (1089) میں اس زیادتی کے بغیر روایت کیا ہے۔البانی صاحب نے ظلال الجنة میں اس کی سند کو جید قرار دیا ہے۔

2 ۔ ابوداؤد، ترمذی، حاکم اور ابن النجار کے یہاں مختلف الفاظ سے یہ روایت آئی ہے۔

اور آپ حضرات ہمارے نزدیک ایسے ہیں جیسے ہمارے پہلو میں ہماری جان ہے۔ ہم آپ کے لئے وہی بھلائی پسند کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور آپ کے لئے وہی بُرائی ناپسند کرتے ہیں جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔

لہذا ہم آپ کے گوشِ گذار وہی بات [کرنا] چاہتے ہیں جس کے ذریعہ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور جس کے متعلق ہم واضح حق ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم نے جو کچھ جانا ہے اسے پہونچا کر اللہ تعالیٰ کے یہاں بَری الذّمہ ہو جائیں۔ نہ تو ہمیں اس کے کہنے پر مجبور کیا گیا ہے اور نہ ہی اس سے ہماری کوئی ذاتی غرض وابستہ ہے۔

حق، پیَروی کئے جانے کا زیادہ مستحق ہے۔

ہماری اس تبلیغ وارشاد کے اندر نصیحت حاصِل کرنے والوں کے لئے موعظت اور غور وفکر کرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت سے نواز دے۔

صدائے عام کی عبارت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا، وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ، لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ۔

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، اَلْحَائِزِ رُتْبَةً لَایُمْكِنُ اَنْ تُلْحَقَ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَالدَّاعِیْنَ إِلٰی طَرِیْقِ الْحَقِّ، صَلَاةً وَّسَلَامًا دَائِمَیْنِ مُتَلَازِمَیْنِ مَااللَّیْلُ غَسَقَ، وَالْقَمَرُ اتَّسَقَ۔ اَمَّابَعْدُ!

[عقیدہ] **1**- ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت (پروردگاری) اپنی الوہیت (عبادت) اور اپنے اسماء وصفات میں یکتا ومنفرد ہے۔ پس اس کے سوا نہ کوئی پیدا کرنے والا ہے، نہ روزی دینے والا، نہ زندہ کرنے والا، نہ مارنے والا، اور نہ چیزوں کی تدبیر کرنے والا۔

اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، یہی "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ" کا معنیٰ ہے۔

اللہ کے بہت سے اچھے نام اور بلند وپاکیزہ صفات ہیں جیسا کہ اس نے

اپنی کتاب (قرآن) میں' اور اپنے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبانی (حدیث میں) ثابت کیا ہے۔ نہ تو ان کی تکیيف ہوگی، نہ ان میں تحریف، اور نہ تمثیل ہوگی نہ تعطیل [1] اور ہم اسکا عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے، وہ اپنی مخلوق پر بلند رہتے ہوئے جہاں کہیں بھی ہوں ان کے ساتھ ہے، جو کچھ کرنے والے ہوں وہ جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِىٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ -

(الأعراف : 180)

اور اللہ کیلئے اسماء حسنیٰ (اچھے نام) ہیں، پس انکے ذریعہ اسے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اسکے ناموں میں الحاد (کجی) کرتے ہیں۔ انہیں انکے کئے (کرتوت) کا بدلہ دیا جائے گا۔

---

[1] تکییف : صفت کی کیفیت بیان کرنا جیسے کوئی کہے: اللہ کا ہاتھ اس اس کیفیت کا ہے۔

تحریف: عبارت کو لفظاً یا معنیً بدل دینا جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب یدین (دونوں ہاتھ) کے معنی میں تبدیل کرکے اسے ''قوت'' اور ''نعمت'' وغیرہ کے معنی میں کر لینا۔

تعطیل: اللہ تعالیٰ کے جو اسماء (نام) اور صفات ثابت کرنے واجب ہیں ان سب کا یا ان میں سے کچھ کا انکار کرنا۔

تمثیل : کسی کو اللہ کے مماثل (مثل) قرار دینا' اور یہ مماثلت ہر طرح کی برابری کے ہم معنی ہے۔

اور تشبیہ : کسی کو اللہ کے مشابہ قرار دینا اور مشابہت اکثر صفتوں میں برابری کے ہم معنی ہے۔

(فتح رب البرية لابن عثيمين 13 `14 - ط: جامعة الإمام سے تصرف کے ساتھ ماخوذ)

اور فرمایا:

﴿ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِي السَّمَآءِ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوۡرُ۔ اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِي السَّمَآءِ اَنۡ یُّرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا فَسَتَعۡلَمُوۡنَ کَیۡفَ نَذِیۡرِ﴾۔ (الملك: 16-17)

کیا تم اس ذات سے مامون ہو گئے جو آسمان میں ہے کہ تمھیں زمین میں دھنسا دے پس وہ حرکت کرتی ہو، یا تم اس ذات سے مامون ہو گئے جو آسمان میں ہے کہ تمھارے اوپر آندھی بھیج دے پس تم جان جاؤ گے کہ کیسا ہے میرا ڈرانا۔

نیز فرمایا:

﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی﴾ (طه: 5)

وہ رحمٰن ہے عرش پر مستوی ہوا۔

اس سلسلے میں امام مالک نے فرمایا ہے:

اَلۡاِسۡتِوَاءُ مَعۡلُوۡمٌ وَالۡکَیۡفُ مَجۡهُوۡلٌ، وَالۡاِیۡمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ، وَالسُّؤَالُ عَنۡهُ بِدۡعَةٌ۔ (1)

استواء معلوم ہے، کیفیت مجہول ہے، استواء پر ایمان لانا واجب ہے اور استواء کی کیفیت پوچھنا بدعت ہے۔

---

(1) ابو القاسم اللالکائی نے شرح اصول اعتقاد اہل السنہ 398/3 اور بیہقی نے الاعتقاد ص 116 میں "اَلۡاِسۡتِوَاءُ غَیۡرُ مَجۡهُوۡلٍ وَالۡکَیۡفُ غَیۡرُ مَعۡقُوۡلٍ ......" الخ کے لفظ سے روایت کیا ہے۔ ابن حجر نے فتح الباری 406/13 میں ابن وھب کے طریق سے بیہقی کی سند کو جید قرار دیا ہے۔ شیخ الاسلام نے فتاوی 365/5 میں کہا ہے کہ "اس طرح کا جواب امام مالک کے شیخ ربیعہ سے ثابت ہے۔ یہ جواب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے موقوفا اور مرفوعا مروی ہے لیکن اسکی کوئی ایسی سند نہیں جس پر اعتماد کیا جائے۔"

رسول اللہ ﷺ نے لونڈی سے پوچھا! اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان میں- آپ نے کہا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں- آپ نے فرمایا: اسے آزاد کردو، یہ مومنہ ہے-(1)

اور ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس اعتقاد سے کہ آسمان اللہ تعالیٰ کو اٹھائے ہوئے یا اس پر سایہ کئے ہوئے ہے- وہ خود ہی آسمانوں اور زمین کو گر پڑنے سے روکے ہوئے ہے- اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے، اور ان دونوں کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی اور وہ بہت بلند اور بہت بڑا ہے-

[عقیدہ] 2- ہم اس کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کی بھی عبادت شرکِ اکبر (بڑا شرک) ہے- اللہ کے سوا کسی غیر موجود یا مُردوں کو پکارنا، اس سے اللہ کی طرح محبت رکھنا، اس سے ڈرنا اور اس سے امید رکھنی وغیرہ شرکِ اکبر ہے- خواہ اسے عبادت کی غرض سے پکارا جائے یا خوشحالی یا تنگ حالی میں مدد کے لئے- کیونکہ دُعا عبادت کا مغز ہے(2) اور خواہ نفع حاصل کرنے یا نقصان دور کرنے کے لئے پکارا جائے، یا سفارش کرنے یا اللہ سے قریب کرنے کے لئے پکارا جائے، یا باپ دادا یا اسلاف یا کسی اور کی تقلید میں پکارا جائے-

---

1- مسلم

2- یہ حدیث صحیح نہیں ہے، اس کے بجائے اسی مضمون کی حدیث: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ - دعا عبادت ہے- صحیح ہے-

اس سلسلے میں کتابُ اللہ میں بے شمار دلائل موجود ہیں- انہیں میں اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ﴾ (المومنون : 117)

اور جو شخص اللہ کے سوا کسی کو معبود پکارے جس کے پاس اس سلسلے میں کوئی دلیل نہیں ہے-

[عقیدہ] 3- ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ کسی چیز کے اندر ایسی پہونچ اور قوت ہونے کا عقیدہ رکھنا جو مخلوق کی قوت سے باہر ہو شرکِ اکبر ہے۔

[عقیدہ] 4- ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ شخص شرکِ اکبر کا مرتکب ہوگا جو غیر اللہ سے اس چیز میں مدد طلب کرتے ہوئے تعظیم کرے جس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت حاصل ہے جیسے جنگ میں عسکری قوت کے علاوہ سے مدد طلب کرنا، جن دواؤں کی صرف اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے ان کے علاوہ کسی اور چیز سے مرض سے شفایابی طلب کرنا، اور جن راستوں اور طریقوں کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دنیوی و اخروی سعادت حاصل کرنے کی خاطر مشروع قرار دیا ہے اسے ان کے علاوہ کسی اور طریقہ اور راستہ کی مدد سے حاصل کرنا۔

[عقیدہ] 5- ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ شفاعت صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، شفاعت صرف وہی کر سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اجازت دے۔

﴿ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ ﴾(الأنبياء : 28) کوئی شفاعت نہیں کرسکتا مگر وہ جس کیلئے اللہ راضی ہوجائے۔

اور اللہ تعالیٰ صرف اس سے راضی ہوگا جس نے اللہ کے رسولوں کی پیروی کی ہے۔لہذا ہم شفاعت کے اصل مالک اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے مثلاً کہتے ہیں: '' اے اللہ ! اپنے نبی کو ہمارا سفارشی و شفاعتی بنادے۔'' یہ نہیں کہتے: '' اے اللہ کے رسول! ہماری شفاعت فرمادیجئے ۔''

کتاب وسنت اور عملِ سلف میں یہ چیز وارد نہیں ہے اور نہ ہی مسلمانوں میں سے کسی قابلِ اعتماد شخص سے صادر ہوا ہے۔لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ سے اپنی برأت کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم کوئی ایسا واسطہ بنالیں جو ہمیں اللہ سے قریب کردے یا اللہ کے پاس ہماری سفارش کردے۔اس طرح ہم ان لوگوں میں سے ہوجائیں جنہوں نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرتے ہوئے اللہ کی عبادت میں شرک کرڈالا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

﴿ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ ﴾ (یونس: 18)

اور وہ اللہ کے سوا کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع اور وہ کہتے ہیں: یہ اللہ کے پاس [ہمارے] شفاعتی وسفارشی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سفارشیوں کے سلسلے میں ان کا قول نقل کیا ہے۔

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ (الزمر:3)
ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں تا کہ یہ ہمیں اللہ سے زیادہ قریب کردیں۔

ہم اللہ سے اپنی براءت کا اظہار کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں سے ہو جائیں جنہوں نے اصل دین میں اپنے باپ دادا کی تقلید کی' لہٰذا وہ چوپایوں سے بھی زیادہ گمراہ ہو گئے۔ انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿بَلْ قَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا عَلٰى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰى اٰثَارِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ (اَلزُّخْرُف: 22)
بلکہ ان لوگوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم انہیں کے نقشِ قدم پر چل کر ہدایت یاب ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کا وصف اس طرح بیان فرمایا ہے:

﴿اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا﴾ (الفرقان :44)
یا آپ سوچتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا جانتے ہیں' وہ چوپایوں ہی کی طرح ہیں بلکہ وہ ان سے بھی زیادہ گم کردہ راہ ہیں۔

کیونکہ انہیں جن صلاحیتوں سے نوازا گیا تھا ان سے بالکل کام نہیں لیا' اگر تھوڑی دیر کے لئے تنہائی میں ہوتے اور ان صلاحیتوں کو آزاد چھوڑ دیتے تو یہ صلاحیتیں اللہ کی وہ آیتیں اور نشانیاں پالیتیں جو انہیں سیدھے

راستہ کی رہنمائی کرتیں۔

[عقیدہ] 6- ہم اللہ کا وسیلہ پکڑتے ہیں یعنی اللہ کی اطاعت کر کے اس کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ قرآن میں وسیلہ کا یہی معنٰی ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسیلہ طلب کرتے ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے: ''جس نے اذان سنکر کہا:''

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ	اے اللہ ! اس کامل پکار اور قائم ہونے
التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ	والی صلاۃ کے رب! محمد کو وسیلہ اور فضیلت
اٰتِ مُحَمَّدًا نِالْوَسِيْلَةَ	عطا فرما، اور انہیں اس ''مقام محمود'' (وہ
وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ	جگہ جہاں تعریف کی جائے گی) پر پہنچا
الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ	دے جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔
اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (1)	بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

تو اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

اس وسیلہ کی تفسیر حدیث میں آئی ہوئی ہے: ''میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو، یہ جنت میں ایک درجہ ہے۔ یہ اللہ کے صرف ایک بندے کو میسّر ہو سکتا ہے اور میں امّید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔'' (2)

رہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس فرمان: اے اللہ! جب ہم خشک

1- بخاری میں "مَقَاماً مَّحْمُوْدًا" اور ابن خزیمہ اور نسائی میں "اَلْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ" ہے، بخاری میں "اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" نہیں ہے بلکہ بیہقی کے یہاں ہے۔ 2- مسلم

سالی میں پڑ جاتے تھے تو تیری طرف اپنے نبی کے واسطہ سے وسیلہ پکڑتے تھے تو تو ہمیں سیراب کر دیتا تھا' اب ہم تیرے نبی کے چچا کے واسطہ سے تیری طرف وسیلہ پکڑتے ہیں' ہمیں سیراب کر دے۔(1)

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ وسیلہ پکڑنے کا معاملہ تو یہ آپ کی دعا کے واسطہ سے وسیلہ پکڑنا ہے اور یہ آپ کی زندگی کی حالت کے لئے خاص ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے چچا عباس کی دعا سے وسیلہ پکڑا۔

اور قیامت کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ آپ کی شفاعت کا ذریعہ ہوگا-توسّل کا ان کے علاوہ کوئی اور معنٰی شرعی نہیں ہے۔

[عقیدہ] 7-قبروں کی ہماری زیارت مردوں کے لئے دعا کرنا اور آخرت کو یاد کرنا ہے-

یہاں یہی کافی ہے کہ آپ کو وہ دعا بتادیں جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب (ساتھیوں) کو سکھاتے تھے کہ وہ جب قبروں کی زیارت کریں تو کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیکُم اَھلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ وَالْمُسْلِمِینَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُم لَاحِقُونَ وَیَرحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِینَ مِنَّا وَمِنکُم وَالْمُسْتَاخِرِینَ، نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَاوَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحرِمْنَا اَجْرَھُمْ وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَھُمْ - 1

''اے بستی والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کے طلب گار ہیں۔ اے اللہ! ان کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور ان کے بعد ہمیں فتنہ میں مبتلا نہ کر۔''

یہ بات جاننے کی ہے کہ قبر کی زیارت تین طرح کی ہے۔ 2

(ا) زیارتِ شرعیہ (2) زیارتِ بدعیہ (3) زیارتِ شرکیہ

1. زیارتِ شرعیّہ:

وہ زیارت ہے جس میں آخرت کی یاد میت کیلئے دعا اور سنت کی اتباع پیش نظر ہو۔

2. زیارتِ بدعیّہ :

وہ زیارت ہے جس کا مقصد قبروں کے پاس اللہ کی عبادت ہو جیسا کہ جاہل لوگ کرتے ہیں کیونکہ وہ سوچتے ہیں کہ قبروں کے پاس عبادت کرنے

1- اس دُعا کے مختلف الفاظ مختلف کتب حدیث میں وارد ہیں- دیکھئے: مسلم، ابن ماجہ، مسند احمد 6/71،76،111-

2- تفصیل کیلئے دیکھئے: مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ 26/149، 27/332، 24/334

کو مسجدوں میں عبادت کرنے پر فضیلت وامتیاز حاصل ہے جب کہ مسجدیں اللہ کے نزدیک زمین کی سب سے محبوب جگہیں ہیں اور قبروں کے پاس صلوٰۃ [نماز] ادا کرنے اور انہیں مسجد بنا لینے کی ممانعت متعدد احادیث میں نبی ﷺ سے صحیح طور پر ثابت ہے۔ [1]

3۔ زیارتِ شرکیّہ:

وہ [زیارت] ہے جس کا مقصد قبروں کی تعظیم کرنی، صاحبِ قبر سے مانگنا اور دعا کرنا یا قبروں کیلئے خون بہانا یا نذر ماننا وغیرہ جیسی عبادات بجالانا درست نہیں ہے بلکہ یہ سب صرف اللہ ہی کیلئے درست ہیں۔

یہ ہے شرک کی حقیقت اور اس پر بہت سے دلائل موجود ہیں۔ ان میں سے کچھ کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

[عقیدہ] 8۔ قبروں پر تعمیر کرنا بدعت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی

1۔ ان میں سے ایک حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: اللہ کی لعنت یہود ونصاریٰ پر ہو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد (سجدہ گاہ) بنالیا۔ (بخاری ومسلم)

اس سلسلے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ علامہ البانی نے اپنی نفیس کتاب ''تحذیر الساجد'' میں ان سب کا استقصاء کیا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اقتضاء الصراط المستقیم 295/1 میں فرماتے ہیں: ''معروف بات ہے جس میں اس امت کا ایک بڑا طبقہ مبتلا ہو چکا ہے وہ ہے قبروں پر مسجدیں تعمیر کرنا اور قبروں کو بلا تعمیر مسجد (سجدہ گاہ) بنالینا۔ یہ دونوں چیزیں حرام ہیں اور ایسا کرنے والا متواتر درجہ کی احادیث سے ملعون ہے''۔

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیکر بھیجا تھا کہ جو بھی اونچی قبر نظر آئے اسے زمین کے برابر کر دیں۔

امام مسلم نے صحیح مسلم میں ابوالہیاج اسدی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں تم کو اس کام پر بھیج رہا ہوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ تمہیں جو بھی مجسمہ ملے اسے مٹادو اور جو بھی اونچی قبر ملے اسے برابر کر دو۔''(1)

[عقیدہ]9- غیر اللہ کی قسم کھانا ممنوع ہے۔اس سلسلے کی وارد چند حدیثیں پیش کر دینا کافی ہوگا۔

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا''(2)

ایک لفظ میں ہے:''اس نے کفر کیا۔''

نیز فرمایا: ''جس کو قسم کھانی ہو اللہ کی قسم کھائے''(3)

مزید فرمایا:''اپنے آباء واجداد کی قسم نہ کھاؤ' اللہ تعالیٰ تم کو اپنے آباء واجداد کی قسم کھانے سے روکتا ہے۔''(3)

---

(1) مسلم ' احمد (2) احمد' ابوداؤد' ترمذی' حاکم

(3) یہ دونوں ٹکڑے ایک ہی حدیث کے دو جملے ہیں جسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور: 63)

پس جو لوگ [اس] کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی فتنہ آدبوچے یا دردناک عذاب انہیں دھر لے۔

[عقیدہ] 10- ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ سب سے کامل اور سب سے افضل مخلوق ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو افضل ترین مقام و درجہ میں ''بندگی'' کی صفت کے ساتھ ذکر کیا ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''مجھے پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس درجہ (بندگی) میں مجھے رکھا ہے اس سے اوپر مجھے اٹھاؤ۔'' 1

اسی طرح فرمایا:

''مجھے اس طرح نہ بڑھاؤ جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا دیا تھا 'میں تو صرف ایک بندہ ہوں' لہٰذا کہو: ''اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔'' 2

[عقیدہ] 11- ایمان قول وعمل کا نام ہے۔ دل اور زبان کا قول' اور دل'

---

1 احمد 3/153، 241، 249- عمل الیوم واللیلۃ للنسائی رقم 248، 249- احمد کی سند کو ابن عبد الھادی نے الصارم المنکی 385 میں ایسی سند سے وارد بتایا ہے جو مسلم [کی] شرط پر ہے اور شیخ محمد بن عبد الوھاب نے کتاب التوحید میں نسائی کی سند کو جید قرار دیا ہے- (دیکھئے تیسیر العزیز الحمید 270 باب حمایۃ النبی)

2 بخاری

زبان اور اعضاء کا عمل۔ ایمان اطاعت وفرماں برداری سے بڑھتا اور نافرمانی اور گناہ سے گھٹتا ہے۔

[عقیدہ] 12- ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو صرف اس کے گناہ اور نافرمانی کی وجہ سے کافر نہیں قرار دیتے اور نہ ہی ملت کے فاسق وفاجر سے ایمان کے کلی طور پر چھن جانے کے قائل ہیں، اور نہ ہی معتزلہ کی طرح اسے (گنہگار کو) ہمیشہ جہنم میں رہنے والا مانتے ہیں اور نہ ہی خوارج کی طرح گناہِ کبیرہ کے مرتکب کو کافر قرار دیتے ہیں بلکہ کہتے ہیں: وہ اپنے ایمان کی وجہ سے مومن اور اپنے گناہ کبیرہ کی وجہ سے فاسق ہے۔

[عقیدہ] 13- بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا شریعت کی پیش کردہ چیزوں کے مطابق' واجب ہے۔

[عقیدہ] 14- اور ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ امراء وسلاطینِ [وقت] کے ساتھ خواہ وہ نیک ہوں یا فاسق وفاجر' حج وجہاد' عیدین اور جمعہ وجماعت قائم کرنی چاہیے۔

[عقیدہ] 15- اور جب تک وہ صلوٰۃ قائم کرتے رہیں ہم غیر معصیت (اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی) میں ان کا حکم مانیں اور ان کی اطاعت کریں خواہ وہ (ہمارے ساتھ) انصاف کریں یا ظلم۔

[عقیدہ] 16- اور ہم اتفاق واتحاد کی پاسبانی ونگہداشت رکھیں گے اور

جماعت کا شیرازہ منتشر نہیں ہونے دیں گے۔

[عقیدہ] **17**- ہم خصوصاً ائمہ کی اور عموماً پوری امت کی خیر خواہی اللہ کیلئے کریں گے اور خوارج اور معتزلہ کے طریقہ سے اللہ سے اپنی برأت کا اظہار کرتے ہیں جو صرف ظلم اور گناہ کی بنیاد پر ائمہ کے خلاف بغاوت جائز سمجھتے ہیں۔

یہی وہ چیز ہے جسے کر کے ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں' اسی کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اسی کی طرف آپ کو بھی دعوت دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارے لئے کافی ہے اللہ کی کتاب' اللہ کے رسول کی سنت' اور اس امت کے اسلاف جن کے بارے میں خیر اور بھلائی کی شہادت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا' كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِي ۔1

تم میں وہ چیز چھوڑ [ی] ہے جسے تم اگر تھامے رہے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے: اللہ کی کتاب اور میری سنت۔

---

1 اس معنیٰ کی حدیث امام مالک نے مؤطا 899/2 میں بلاغا اور حاکم 93/1 نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے' اسے البانی صاحب نے صحیح قرار دیا ہے۔ (دیکھئے الصحیحہ 1761) ترمذی میں زید بن ارقم سے مروی ہے اس میں "سنتی" کی جگہ "عترتی اهل بیتی" اور مسلم میں "عترتی" کے بغیر وارد ہے' اور چونکہ 'عترة' "اہل بیت اور وہ لوگ ہیں جو اس دین پر گامزن ہیں اور یہی لوگ صاحب بیت اور اسکے حالات سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں اسلئے اس کا "کتاب اللہ" کا مقابل ہونا درست ہوا۔ یہ معنیٰ طحاوی نے مشکل الآثار 368/4 اور ملا علی قاری نے مرقاۃ المفاتیح 600/5 میں ذکر کیا ہے۔

نیز فرمایا :

خَيْرُ الْقُرُوْن قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ (1)	بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جوان کے قریب ہیں پھر جوان کے قریب ہیں۔

پس اپنے دین کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ یہ ایسا زمانہ ہے جس میں اپنے دین کو پکڑے رہنے والا انگارا پکڑنے والے کی طرح ہے۔ زندگی اپنی چمک دمک سے خوش رنگ ہو چکی ہے۔ لوگ اس کے نشہ سے سرشار ہیں۔ اسلام میں بہت سی غیر اسلامی چیزیں داخل ہو گئی ہیں' کمزور دلوں میں بہت سے اوہام وخرافات نے جگہ پکڑ لی ہے اور اس زمانہ پر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول صادق آچکا ہے:

''تمہارا کیا حال ہوگا جب تم کو فتنہ گھیر لے گا' اس کے اندر چھوٹا بڑا ہوگا' بڑا بوڑھا ہوگا' ایک طریقہ بنالیا جائے گا جس پر لوگ چلیں گے' جب اس میں کوئی تبدیلی کی جائے گی تو کہا جائے گا سنت بدل دی گئی' کہا گیا: یہ کب ہوگا اے ابوعبدالرحمٰن!؟

آپ نے فرمایا: جب تمہارے قراء زیادہ ہو جائیں گے اور فقہاء کم

---

(1) مسلم۔ اس کے الفاظ'' خیر القرون'' کے بدلے'' خیر الناس'' ''خیر أمتی'' ''إن خیر کم'' اور ''خیر ھذہ الأمة'' وارد ہوئے ہیں۔

ہو جائیں گے، تمہارا مال زیادہ ہو جائے گا اور امانت داروں کی تعداد کم ہو جائیگی اور غیر دین کے لئے تعلیم حاصل کی جائے گی۔" (1)

یہ معروف بات ہے کہ جوں جوں کسی امت کا زمانہ اس کے نبی سے دور ہوتا جاتا ہے شیطان اس امت کے افراد میں ایسی تعلیمات داخل کرتا جاتا ہے جن کے بارے میں کچھ دنوں بعد یہ خیال کیا جانے لگتا ہے کہ یہ دین ہی کا حصہ ہیں حالانکہ دین اس سے دور ہوتا ہے۔ حضرت ابن مسعود کی مراد یہ ہے کہ سنت مردہ ہو جائے گی اور اس کے نشانات مٹ جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ایک لکیر کھینچی، پھر فرمایا: یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے، پھر آپ نے اس لکیر کے دائیں اور بائیں کئی لکیریں ڈالیں، پھر فرمایا: یہ راستے ہیں، ان میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو اس پر چلنے کی دعوت دیتا ہے۔

---

(1) دارمی 64/1-البانی صاحب (رسالۃ التراویح ص:5) نے فرمایا ہے: انہوں نے دوسندوں سے روایت کی ہے۔ ایک "صحیح" درجہ کی ہے دوسری "حسن" درجہ کی - مستدرک حاکم 514/4-

پھر آپ نے تلاوت فرمائی:

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾ (الأنعام :153)(1)

اور یہ کہ یہ میرا راستہ ہے سیدھا' پس اس پر چلو اور راستوں پر نہ چلو کہ تمہیں اسکے راستے سے جدا کردے۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِيْ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔(2)

میری سنت اور میرے بعد کے ہدایت یاب خلفاءِ راشدین کی سنت کو لازم پکڑو' اسے تھامے رہو' اور اسے دانتوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو۔ خبردار! نئے پیدا شدہ امور سے، کیونکہ ہر بدعت (دین میں نئی پیدا شدہ چیز) گمراہی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے:

اِنَّ اُمَّتَهٗ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ

آپ کی امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں سے ایک کو چھوڑ کر باقی سب

1- أحمد 465،435/1 - ابن أبی عاصم 17،16 - حاکم 318/2 - دارمی 67/1 - اس روایت کو علامہ أحمد شاکر (مسند احمد رقم 4146) اور علامہ البانی (ظلال الجنة رقم 17،16) نے صحیح قرار دیا ہے۔

2- احمد 127،126/4 - ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی۔

إِلَّا وَاحِدَةً۔ (1) جہنم میں ہوں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

هُمْ مَنْ كَانَ عَلٰى مِثْلِ مَاأَنَاعَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ (2)

وہ اسکو اپنانے والے ہونگے جس پر میں اور میرے اصحاب (ساتھی) ہیں۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَايَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ وَلَامَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔ (3)

میری امت کا ایک گروہ قیامت تک حق پر غالب رہے گا‘ جوانکی مخالفت کرے گا اورانکی مدد چھوڑ دے گا انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں انہیں میں سے کردے‘ ہمارے دلوں کو ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ کردے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت سے نوازدے‘ بے شک وہ ہر چیز پر جسے چاہے قادر ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ' وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

---

(1) اس مضمون کی روایت بہت سے طرق سے انس‘ ابو ہریرہ‘ عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک [معاویہ] سے احمد 102/4 ‘ابوداؤد اور ترمذی [مع تحفہ 367/3] میں مروی ہے۔ابو ہریرہ کی روایت کو حاکم‘ ابن تیمیہ‘ ذھبی‘ عراقی‘ شاطبی‘ سیوطی اور مناوی نے ’’صحیح‘‘ اور حافظ ابنِ حجر نے ’’حسن‘‘ قرار دیا ہے۔

(2) گذری حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جسے ترمذی‘ حاکم، ابن وضاح‘ آجری‘ عقیلی اور ابن الجوزی نے عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت سے نقل کیا ہے۔اس کی سند میں عبدالرحمن بن زیاد افریقی ہیں جو ’’تقریب‘‘ کی تصریح کے مطابق ’’ضعیف‘‘ ہیں۔بعض لوگوں نے شواہد کی بنیاد پر اسے ’’حسن‘‘ قرار دیا ہے۔

(3) اس معنی کی روایت جابر بن عبداللہ، معاویہ، ثوبان، ابو ہریرہ‘ قرۃ مزنی اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور سب کے الفاظ قریب ایک جیسے ہیں۔اسکی روایت بخاری، مسلم، احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابنِ ماجہ نے کی ہے۔

ندا پر دستخط کرنے والے علماء کے اسماء گرامی بترتیبِ حُرُوفِ تَہجّی

(1) ابوبکر بن محمد خوقیر
(2) حسین بن عبدالغنی
(3) حسین مکی الکتبی
(4) درویش عجیمی
(5) سعدوقاص بخاری
(6) عباس مالکی
(7) عبدالقادر ابوالخیر مرداد
(8) عبداللہ بن ابراہیم حمدوہ
(9) عیسی دھان
(10) محمد امین فودہ
(11) محمد جمال مالکی
(12) محمد سعید ابوالخیر
(13) محمد عبدالہادی کتبی
(14) محمد عرابی سجینی
(15) محمد مرزوقی
(16) محمد نور محمد فطانی

مذکور ترتیب پر علماء کا مختصر تذکرہ

یادر ہے کہ ان میں سے چار علماء کے حالات کا علم ہمیں نہیں ہو سکا۔ اگر مل سکا توان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تلافی کر دی جائے گی۔

(ا) ابو بکر بن محمد بن عبدالقادر خوقیر الکتبی (1284-1349ھ)

شیخ محمد بن عبدالوہاب کی کتابوں سے دلچسپی پیدا ہوئی' پھر انہوں نے بدعات کی تردید اور عقیدہ میں منہج سلف کی طرف دعوت دی۔ اس سلسلے میں آپ کو حسین بن علی نے 1339ھ میں جیل بھیج دیا اور وہ جیل میں اشراف کی حکومت ختم ہو جانے تک رہے۔ جیل سے نکلنے کے بعد کوئی ذمہ داری (عہدہ) قبول نہیں کیا بلکہ عبادت کے لئے فارغ ہو رہے یہاں تک کہ موت آ پہنچی۔[1]

(2) حسین عبدالغنی (1308-1366ھ)

مدرسہ صولتیہ سے فارغ التحصیل ہوئے پھر حرم مکی میں درس دیا اور آپ کے ہاتھوں بہتوں کی فراغت ہوئی۔ سعودی دَورِ حکومت میں "مجلس

---

[1] سیرو تراجم لبعض علمائنا فی القرن الرابع عشر الهجری - تالیف: عمر عبدالجبار ص: 240-

المعارف'' کے رکن اور مجلس (کمیٹی) کے نائب صدر، مطبوعات کی نگران کمیٹی میں رکن، اور پہلی محکمۂ مستعجلہ (معاملہ جلد نمٹانے والی عدالت) کے جج مقرر ہوئے۔ 1

(4) درویش بن حسن العجیمی (1276-1346ھ)

حرمِ مکی میں تدریسی فرائض انجام دیئے- بڑے ہوشیار، حاضر جواب اور قوی یادداشت کے مالک تھے۔ ریاستہ القضاء کے اندر افتاء کے سکریٹری شپ پر کام کیا۔ 2

(6) عباس بن عبدالعزیز مالکی (1270-1353ھ)

حرمِ مکی میں درس دیا، ادارۃ المعارف کی رکنیت سے سرفراز کئے گئے، پھر شریف کے دور میں اس کے مدیر بھی رہے۔ بعد ازاں مجلس شوریٰ کے رکن بنائے گئے اور پہلی ''محکمہ ابتدائیہ'' کے صدر نامزد ہوئے پھر سعودی دورِ حکومت میں ''محکمۂ کبریٰ'' (ہائی کورٹ) کے جج بنائے گئے۔ 3

(8) عبداللہ بن ابراھیم حمدوہ (1284-1350ھ)

اپنی جائے پیدائش سوڈان سے بیس سال کی عمر میں مکہ آئے اور علماء حرم سے علم حاصل کیا۔ پھر ایک مکتب کی ابتدا کی جو ترقی کر کے مشہور مدرسہ ''مدرسۃ الفلاح'' کی بنیاد قرار پائی- آپ اس کے مدیر متعین ہوئے اور اس کی بہترین خدمت انجام دی۔ 4

---

1 سیر و تراجم ص:96 — 2 سیر و تراجم ص:105 — 3 سیر و تراجم ص:240 — 4 سیر و تراجم ص:164-

(10) محمد امین بن ابراهیم فوده (1307-1365ھ)

حرم کے اندر تدریسی خدمات انجام دینے والوں میں سے ایک ہیں۔ سعودی دَورِ حکومت میں بہت سے عہدوں پر فائز رہے۔ ان میں مدیر عام المعارف' معاون صدر ہائی کورٹ' صدر محکمہء (کورٹ) طائف' صدر ترقی و تادیب کمیٹی برائے معمر ملازمین۔ آپ زبردست عالم اور بلند پایہ ادیب تھے۔ [1]

(11) محمد جمال مالکی (1285-1349ھ)

حرم کے مدرسین میں سے ایک ہیں۔ بڑے بااخلاق تھے اور اپنے طلبہ کے ساتھ تکلف کو بالائے طاق رکھ دینے والے تھے۔ آپ میں بڑی شفقت ورحمت تھی۔ [2]

(12) محمد سعید بن احمد ابو الخیر (1283-1353ھ)

حرم کے مدرسین میں سے ایک ہیں۔ مدرسہ صولتیہ سے فراغت حاصل کی' پھر حسین کے دور میں هیئة التدقیقات (تمیز) کے رکن اور بعدازیں سعودی دَورِ حکومت میں مدیر اوقاف مقرر ہوئے۔ [3]

---

1 سیر وتراجم ص:278   2 سیر وتراجم ص:90   3 سیر وتراجم ص:238-

(13) محمّد عَبْد الْھَادِیْ کتبِیْ (م 1351ھ)

حرم شریف کے مدرسین میں سے ہیں۔ آپ علمی خانوادہ کے گل سرسبد تھے۔ آپ کے والد مسجد حرام کے خطیب اور دادا مکہ مکرمہ کے مفتی تھے۔ [1]

(14) مُحَمّد عُرَابِی بن محمّد صَالِحْ سُجَیْنی

(1296-1379ھ)

حرم میں تعلیم حاصل کی یہاں تک کہ آپ کے اساتذہ نے آپ کو اجازتِ عام سے نوازا۔ آپ نے وکالت کا پیشہ اختیار کرلیا تھا۔ شریف حسین کے دور میں قید کر لئے گئے' پھر رہائی ہوئی اور سعودی دور سے پہلے کسی عہدہ پر فائز نہیں ہوئے۔ عہدِ سعودی میں ناظم بیت المال' پھر ہائی کورٹ کے نائب صدر، پھر صدر کتابت عدل مقرر ہوئے' پھر محکمۂ کبریٰ (ہائی کورٹ) کی صدارت بھی آپ کے سپرد کردی گئی۔ اس کے علاوہ عہدوں پر بھی فائز رہے یہاں تک کہ وفات پائی۔ [2]

(15) محمد بن عبدالرحمن مرزوقی

(1284-1365ھ)

عثمانی دَورِ خلافت میں قضاء کے منصب پر فائز ہوئے۔ پھر معاشی دور

---

[1] یہ تذکرہ آپ کے پوتے محمد زینی سے لیا گیا ہے۔ [2] سیر و تراجم

میں ھیئۃ المعارف کے رکن، پھر ہائی کورٹ کے صدر اور قومی مجلسِ مشاورت کے صدر مقرر ہوئے۔ سعودی دورِ حکومت میں "ھیئۃ ریاسۃ القضاء" کے رکن نامزد ہوئے۔

آپ حرم شریف کے مدرسین اور فقہ حنفی کی نابغۂ روزگار ہستیوں میں سے ایک تھے۔ [1]

(16) محمد نور فطانی (1290-1363ھ)

علماءِ حرم سے تحصیلِ علم کیا، تدریس کی اجازت حاصل ہو جانے کے بعد ازہر میں داخلہ لیا اور وہاں کی ہائی ڈگری حاصل کی پھر مکہ واپس آ گئے اور حرم میں حلقۂ درس قائم کیا جو طلبہ سے کھچا کھچ بھر گیا۔ شریف کے دورِ میں مدیریۃ المعارف کے رکن اور سعودی دور میں ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ ملایوی زبان پر قدرت تھی اور سلفی دعوت کے ائمہ کی بعض کتابیں اس میں منتقل کیں۔ [2]

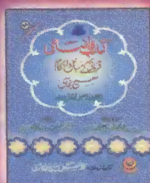


---

[1] سیر و تراجم ص 240

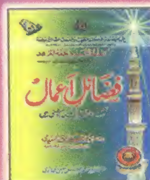
[2] سیر و تراجم ص 269۔

مکتبۃ السنۃ کی دیگر مطبوعات

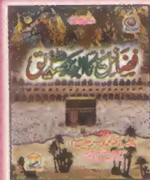


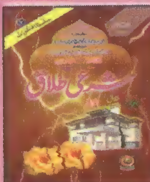




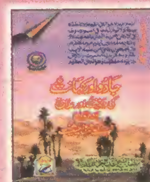







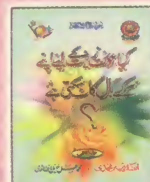











اشاعت اسلا

Designed by Fair Fan